

دی سیلز ٹیکس آفیسر، پیلیٹ

بنام

میسرز۔ بدھ پرکاش جے پرکاش۔

مہر چند مہاجن چیف جسٹس مکھرجیہ، ویوین بوس، بھگوتی اور وینکتاراما آریا، جے جے

گورنمنٹ آف بھارت ایکٹ، 1935، گوشوارہ VII، لسٹ II، اندراج نمبر 48-سامان کی فروخت۔ یعنی یو پی سیلز ٹیکس ایکٹ

(1948 کا XV)، سیکشن 2 (ایچ)۔ سیکشن 2 (ایچ) کی وضاحت III اور سیکشن 3 بی۔ الٹرا صوبائی مقننہ کا اختیار رکھتی ہے۔

منعقد کیا گیا، کہ فروخت اور فروخت کے قرارداد کے درمیان ایک اچھی طرح سے متعین اور اچھی طرح سے قائم فرق ہے۔

گورنمنٹ آف بھارت ایکٹ 1935 کے اندراج نمبر 48، لسٹ II، گوشوارہ VII میں "سامان کی فروخت پر ٹیکس" کے الفاظ صوبائی

مقننہ کو صرف اس صورت میں ٹیکس عائد کرنے کا اختیار دیتے ہیں جب فروخت مکمل ہو چکی ہو نہ کہ جب فروخت کا قرارداد ہو۔

اس کے مطابق اتر پردیش سیلز ٹیکس ایکٹ، 1948 کے XV کی دفعہ 2 (ایچ)، جس میں "سیل" کی تعریف کو بڑھایا گیا ہے تاکہ فارورڈ

کنٹریکٹ کو شامل کیا جاسکے، اس حد تک، الٹرا وائرس قرارداد یا جانا چاہیے۔

اسی وجہ سے دفعہ 2 (ایچ) کی وضاحت III جو یہ فراہم کرتی ہے کہ آگے کے معاہدوں کو "اصل میں ڈیلیوری کے لیے طے شدہ تاریخ پر مکمل

سمجھا جائے گا" اور ایکٹ کی دفعہ 3 بی کو بھی الٹرا وائرس قرارداد یا جانا چاہیے۔ کوئی بنام سمندر پار برآمد کنندگان (1921] 3 کے۔ بی۔

302 پر 309، 310 کا حوالہ دیا گیا۔

دیوانی ایپیلیٹ دائرہ اختیار: 1954 کی دیوانی اپیل نمبر 23۔

1951 کی تحریری درخواست نمبر 7297 میں الہ آباد کی عدالت عالیہ کے 28 فروری 1952 کے فیصلے اور فرمان سے بھارت کا آئین

کے آرٹیکل 133 (1) کے تحت اپیل۔

اپیل گزار کے لیے سی۔ پی۔ لال۔

جواب دہندہ کے لیے این سی چٹرجی (رادھے لال اگر وال، ان کے ساتھ)۔ 3 مئی 1954۔ عدالت کا فیصلہ وینکتاراما آریا کے ذریعے

دیا گیا۔ J۔ This سیلز ٹیکس آفیسر، پیلیٹ کی طرف سے الہ آباد عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف اپیل ہے جس میں سب سے پہلے مدعا

علیہ کے خلاف کیے گئے کچھ تشخیص کے احکامات کو کالعدم قرار دیتے ہوئے رٹ مسل طلبی دی گئی ہے، اور دوسرا، اتر پردیش سیلز ٹیکس ایکٹ

(1948 کا ایکٹ XV) تو ضیعات کے تحت ٹیکس تخمینہ کاری کے لیے کچھ دیگر کارروائیوں کے سلسلے میں ممانعت کی رٹ۔

مدعا علیہ فارورڈ کنٹریکٹ میں کاروبار کرنے والی ایک فرم ہے، اور اس طرح کے معاہدوں کے سلسلے میں اس کا مشخصہ 500 روپے کے ٹیکس کے طور پر لگایا گیا تھا۔ 1,082-8-0 سال 1948-49 کے لیے 27 فروری 1950 کے ایک آرڈر کے ذریعے، نمائش A، اور 500 روپے کے ٹیکس کے لیے۔ 23 مئی 1950 کے ایک حکم نامے کے ذریعے سال 1949-50 کے لیے 7,369، نمائش B۔ یکم اپریل 1950 سے 31 جنوری 1951 کی مدت کے لیے، مدعا علیہ نے 10,000 روپے کی رقم ادا کی۔ 845-4-0 بطور ٹیکس۔ گوراور مٹر سے متعلق کچھ پیشگی معاہدوں کے سلسلے میں اپیل کنندہ کی طرف سے تخمینہ کاری کی کارروائی بھی شروع کی گئی تھی۔ مدعا علیہ نے ان کارروائیوں اور تخمینہ کاری کے احکامات کی قانونی حیثیت کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ جہاں تک اس نے آگے کے معاہدوں پر ٹیکس عائد کیا ہے وہ قانون صوبائی مقننہ کے اختیارات سے بالاتر ہے۔ دانشور ججوں نے اس دلیل سے اتفاق کیا، اور تشخیص کے احکامات کو کالعدم قرار دیتے ہوئے رٹ مسل طلبی جاری کی، اے اور بی کی نمائش کی، اور گوراور مٹر میں فارورڈ کنٹریکٹ پر ٹیکس تخمینہ کاری کے لیے کارروائی کے حوالے سے ممانعت کی رٹ جاری کی۔ یہ معاملہ اب آئین کے آرٹیکل 133 (1) کے تحت عدالت عالیہ کے سٹوڈنٹ کے تحت اپیل میں ہمارے سامنے آتا ہے۔

گورنمنٹ آف بھارت ایکٹ، 1935 کے تحت، صوبائی مقننہ نے ساتویں گوشوارہ کی فہرست II میں اندراج 48 کے تحت سامان کی فروخت پر ٹیکس عائد کرنے کا اپنا اختیار حاصل کیا، اور اس اختیار کے استعمال میں اتر پردیش سیلز ٹیکس ایکٹ، 1948 کا XV نافذ کیا گیا۔ ایکٹ کے سیکشن 2 (ایچ) میں "سیل" کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

"فروخت کا مطلب ہے" اس کے گرائمر کے تغیرات اور علمی تاثرات کے اندر، نقد یا موخر ادا ییگی یا دیگر قیمتی غور کے لیے سامان میں جائیداد کی کوئی منتقلی اور اس میں آگے کے معاہدے شامل ہیں لیکن اس میں رہن، قیاس، معاوضہ یا عہد شامل نہیں ہے۔" یہ فروخت کی توسیعی تعریف ہے کہ اس حصے میں آگے کے معاہدوں کو شامل کیا گیا ہے جس پر انحصار کیا جاتا ہے کہ وہ اپیل کنندہ کو نمائش اے اور بی میں حکم دینے کا اختیار دیتا ہے۔ اس اپیل میں فیصلہ کرنے کا نقطہ یہ ہے کہ آیا اندراج 48 کے تحت سامان کی فروخت پر ٹیکس عائد کرنے کے اختیار میں آگے کے معاہدوں پر ٹیکس عائد کرنے کا اختیار شامل ہے۔

بھارت کے قانون کے تحت جو اس موضوع پر انگریزی قانون پر مبنی ہے، سامان کی فروخت اور سامان کی فروخت کے قرارداد کو دو الگ الگ معاملات کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ بھارتیہ سیل آف گڈز ایکٹ (1930 کا ایکٹ III) کا سیکشن 4 مندرجہ ذیل ہے: (1) "سامان کی فروخت کا معاہدہ ایک معاہدہ ہے جس کے تحت بیچنے والا سامان میں موجود جائیداد کو خریدار کو قیمت پر منتقل کرنے یا منتقل کرنے پر راضی ہوتا ہے۔ ایک حصہ کے مالک و دیگر کے درمیان فروخت کا معاہدہ ہو سکتا ہے۔ (2) فروخت کا معاہدہ مطلق یا مشروط ہو سکتا ہے۔

(3) جہاں فروخت کے معاہدے کے تحت سامان میں موجود جائیداد بیچنے والے سے خریدار کو منتقل کی جاتی ہے، اس معاہدے کو فروخت کہا جاتا ہے، لیکن جہاں سامان میں موجود جائیداد کی منتقلی مستقبل میں ہونی ہے یا اس کے بعد کسی شرط کے تابع ہے، اس معاہدے کو فروخت کا

قرارداد کہا جاتا ہے۔ (4) فروخت کا قرارداد اس وقت فروخت بن جاتا ہے جب وقت گزر جاتا ہے یا شرائط پوری ہو جاتی ہیں جس کے تحت سامان میں موجود جائیداد کو منتقل کیا جانا ہے۔ "یہ دیکھا جائے گا کہ اگرچہ یہ سیکشن فروخت اور معاہدوں دونوں کو "فروخت کے معاہدوں" کے واحد عام نام کے تحت فروخت کرنے کے لیے گروپ کرتا ہے، اس سلسلے میں انگلش سیل آف گڈز ایکٹ 1893 کی اسکیم کے بعد، یہ انہیں الگ الگ زمروں کے طور پر پیش کرتا ہے، ان کے درمیان فرق کا اہم نقطہ یہ ہے کہ جب کہ فروخت میں سامان میں جائیداد بیچنے والے سے خریدار کو منتقل ہوتی ہے، فروخت کرنے کے قرارداد میں کوئی نہیں ہوتا ہے۔ جب قرارداد مستقبل کے سامان کو فروخت کرنے کا ہوتا ہے، اور سیلز آف گڈز ایکٹ کی دفعہ 6 (3) کے تحت یہاں تک کہ اگر "بیچنے والا مستقبل کے سامان کی موجودہ فروخت کو متاثر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، تو قرارداد سامان کو فروخت کرنے کے معاہدے کے طور پر کام کرتا ہے"، جب تک کہ وہ اصل میں وجود میں نہ آجائیں تب تک سامان کے حق کی منتقلی نہیں ہو سکتی؛ اور پھر بھی، ایکٹ کی دفعہ 23 میں دی گئی شرائط کو سامان میں موجود جائیداد کے گزرنے سے پہلے پورا کیا جانا چاہیے۔ یہ بھی بھارتیہ کنٹریکٹ ایکٹ 1872 کے باب VII میں منسوخ شدہ توضیحات تحت قانون تھا۔ کنٹریکٹ ایکٹ کے سیکشن 77 میں "فروخت" کی تعریف درج ذیل ہے:

"فروخت ایک قیمت پر جائیداد کا تبادلہ ہے۔ اس میں فروخت شدہ چیز کی ملکیت بیچنے والے سے خریدار کو منتقل کرنا شامل ہے۔ دفعہ 79 نے نافذ کیا کہ،

"جہاں کسی ایسی چیز کی فروخت کا معاہدہ ہے جس کا ابھی پتہ لگانا، بنانا یا مکمل کرنا باقی ہے، اس چیز کی ملکیت خریدار کو منتقل نہیں کی جاتی ہے، جب تک کہ اس کا پتہ نہ چل جائے، بنایا یا مکمل نہ ہو جائے۔

انگریزی ایکٹ کی متعلقہ دفعات سیکشن 18 دفعات 1، 16 اور قاعدہ 5 ہیں۔ سیکشن 1 مندرجہ ذیل ہے:

(1) "سامان کی فروخت کا معاہدہ ایک معاہدہ ہے جس کے تحت بیچنے والا مال میں موجود جائیداد کو خریدار کو رقم کے لیے منتقل کرنے پر راضی ہوتا ہے، جسے قیمت کہا جاتا ہے۔ ایک حصہ کے مالک و دیگر کے درمیان فروخت کا معاہدہ ہو سکتا ہے۔

(2) فروخت کا معاہدہ مطلق یا مشروط ہو سکتا ہے۔

(3) جہاں فروخت کے معاہدے کے تحت سامان میں موجود جائیداد بیچنے والے سے خریدار کو منتقل کی جاتی ہے تو قرارداد فروخت کہلاتا ہے۔ لیکن جہاں سامان میں موجود جائیداد کی منتقلی مستقبل میں ہونی ہے یا اس کے بعد کسی شرط کے تابع ہے تو قرارداد فروخت کا قرارداد کہلاتا ہے۔ (4) فروخت کا قرارداد اس وقت فروخت بن جاتا ہے جب وقت گزر جاتا ہے یا شرائط پوری ہو جاتی ہیں جس کے تحت سامان میں موجود جائیداد کو منتقل کیا جانا ہے۔" دفعہ 16 نافذ کرتی ہے کہ،

"جہاں غیر تصدیق شدہ سامان کی فروخت کا معاہدہ ہوتا ہے وہاں سامان میں موجود کوئی جائیداد خریدار کو منتقل نہیں کی جاتی جب تک کہ سامان کا پتہ نہ چل جائے۔

دفعہ 18، قاعدہ 5، فراہم کرتا ہے کہ جائیداد کا گزر مستقبل کا سامان ہے جب ان کا پتہ نہ چل جائے۔

انگریزی ایکٹ کے سیکشن 1 کے تحت فروخت اور فروخت کے قرارداد کے درمیان فرق اس طرح بیخمن آن سیل، آٹھویں ایڈیشن،